Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

روزنامہ الفضل قادیان

چہار شنبہ

جلد ۳۳ | ۳ ماہ اخاء ۱۳۲۴ھ - ۲۵ شوال ۱۳۶۴ھ | ۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء | نمبر ۲۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ ماہ اخاء سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی درد کان و داڑھ کی شکائت تاحال رفع نہیں ہوئی۔ کل شام کو درد زیادہ تیز ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال بخار نزلہ مزلہ کی وجہ سے ناساز ہے۔ اسہال کی بھی شکایت ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت عاجلہ کے لئے دُعا کریں۔

حضرت مولوی شیر علی صاحب کی بندش پیشاب کی تکلیف تاحال رفع نہیں ہوئی۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ بیگم حضرت مرزا بشیر احمد صاحب آج دوپہر کی ٹرین سے سولن سے تشریف لائیں۔

روزنامہ الفضل قادیان ۲۵ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک نہایت اہم تقریر

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے متعلق جماعت احمدیہ کو پُر زور تاکید

(مرتبہ۔ عبدالکریم صاحب)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اس سال مختلف جماعتوں کے نمائندے ۲۵ اگست سے ۲۵ ستمبر تک ایک ماہ کے لئے قرآن کریم پڑھنے کے لئے جب مرکز میں جمع ہوئے۔ تو حضور نے ۱۱ ستمبر کو مسجد اقصےٰ میں ایک تقریر فرمائی۔ جو انشاء اللہ چند اقساط میں شائع کی جائے گی۔ پہلی قسط درج ذیل ہے۔

میں نے پہلے بھی کئی بار بلکہ کئی بار کا لفظ بھی شائد غلط ہوگا۔ یوں کہنا چاہیئے کہ اپنے پیشرووں کے تسلسل میں متواتر اور بار بار جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے۔ کہ وہ قرآن شریف کو پڑھنے اور سمجھنے کی کوشش کرے۔ لیکن

ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے

جیسے انسان کی پیدائش اور موت کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جیسے درختوں کے پھل لانے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جیسے سبزیاں اور ترکاریاں بونے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ جیسے ان کے کاٹنے کا ایک وقت ہوتا ہے۔ اسی طرح بنی نوع انسان کے اعمال بھی خاص خاص وقت پر پیدا ہوتے بڑھتے اور مکمل ہوتے ہیں۔ ہمارے ایک پرانے بزرگ اپنے واقعات یوں سناتے ہیں

ایک واقعہ

لکھتے ہیں کہ کوئی مالدار شخص بہت ہی عیاش تھا۔ اور رات دن اپنے اموال گانے بجانے اور شراب وغیرہ کے شغل میں خرچ کیا کرتا تھا۔ کوئی بزرگ تھے۔ انہوں نے اسے کئی دفعہ سمجھایا۔ لیکن بجائے اس کے کہ ان کی نصیحت اس کے دل پر اثر کرتی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ان کے وعظ سے نصیحت حاصل کرتا۔ وہ اپنی بداعمالیوں میں اور زیادہ بڑھتا چلا گیا۔ اور بجائے اس کے کہ وہ اس بزرگ کی خیرخواہی اور اس کے اخلاص کی قدر کرتا۔ اس نے اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں ان کو دکھ دینا شروع کر دیا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دینی شروع کر دیں۔ یہاں تک کہ وہ ہجرت کر کے مکہ مکرمہ کی طرف تشریف لے گئے۔ ایک دفعہ

حج کے ایام میں

جبکہ لوگ ذوق و شوق سے طواف کعبہ کر رہے تھے۔ اور وہ بزرگ بھی طواف کعبہ میں مشغول تھے جو حج کرنے والوں نے تو وہاں کی حالت کو دیکھا ہے۔ جنہوں نے نہیں دیکھا۔ وہ اس طرح اندازہ کر سکتے ہیں۔ کہ جس طرح شمع کے گرد پروانے چکر لگاتے ہیں۔ اسی طرح کعبہ کے گرد ایک عجیب والہانہ رنگ میں دین اسلام کے شیدائی پھر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت ان کی وہ مضطربانہ حرکات انسانوں کی حرکات معلوم نہیں ہوتیں۔ بلکہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ خانہ کعبہ شمع ہے۔ اور اس کے گرد گھومنے والے پروانے ہیں۔ اور حج کے ایام میں تو اس کے گرد چلتے وقت راستہ ملنا بھی مشکل ہوتا ہے بلکہ جیسے میلوں وغیرہ کے دنوں میں ریلوے ٹکٹ گھر کے سامنے لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ اور قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں۔ اسی طرح وہاں کی حالت ہوتی ہے۔ ان کو اپنے سامنے کے آدمی سے ٹھوکر لگی۔ انہوں نے آنکھیں اٹھا کر دیکھا۔ تو وہ مغرور امیر جس کی وجہ سے ان کو اپنا وطن چھوڑنا پڑا تھا طواف کعبہ کر رہا تھا۔ ان کو حیرت ہوئی۔ اور انہوں نے اس سے پوچھا۔ کہ

تم کہاں

اس نے جواب میں کہا جہاں آپ مجھے دیکھ رہے ہیں وہیں ہوں۔ انہوں نے کہا آخر تمہاری ہدایت کا موجب کونسی چیز ہوئی۔ میں نے ہر طریقہ وعظ کا تمہاری ہدایت کے لئے اختیار کیا تھا۔ اور ہر ذریعہ نصیحت ڈالنے کا میں نے استعمال کیا تھا۔ لیکن تم پر ایک ذرہ بھر بھی اثر نہ ہوا۔ اب خدا تعالیٰ نے وہ کونسی نئی بات پیدا کر دی ہے۔ جو تمہارے لئے ہدایت کا موجب ہوئی۔ میں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ آپ نے بیشک قرآن شریف بھی استعمال کیا۔ حدیث بھی استعمال کی عقل بھی استعمال کی غرض ہر ممکن طریقہ مجھے سمجھانے کے لئے استعمال کیا۔ لیکن میرے نصیحت حاصل کرنے کا ابھی وقت نہ آیا تھا۔ مجھے قرآن شریف کی آیات بے معنی معلوم ہوتی تھیں۔ مجھے حدیث کا کلام بالکل فرسودہ کلام نظر آتا تھا۔ مجھے آپ کی عقل کی باتیں پاگل پن کی باتیں نظر آتی تھیں اور میں اپنی شرارتوں اور اپنی لغویات میں بڑھتا چلا جاتا تھا۔ اور ان حالات میں کسی قسم کا بھی کوئی فرق نہ پڑتا تھا۔ لیکن

ایک دن

میں اسی طرح اپنی مجلس راگ و رنگ منانے کے لئے بیٹھا ہوا تھا۔ اور تمام سامان تعیش کا موجود تھا۔ اور میں لطف اٹھا رہا تھا۔ کہ گلی میں سے نہ معلوم کون شخص گزرا۔ اتفاقاً اس کی آواز اور میری توجہ ہم آہنگ ہو گئیں۔ اور میرے کانوں میں ترنم سے ایک آواز آئی اور یہ الفاظ میرے کانوں میں پڑے۔ الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ (سورۃ الحدید رکوع ۲)

کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی یاد کی طرف مائل ہوں۔ آپ نے کہا یہ الفاظ جو نہ معلوم کون شخص کس طرز پر اور کس خیال میں پڑھتا چلا جاتا تھا۔ میرے کانوں پر اس طرح گرے۔ جیسے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ قیامت کے دن اسرافیل کا صور پھونکا جائے گا۔ ان الفاظ کا میرے کانوں میں پڑنا تھا۔ کہ دنیا میری نگاہوں میں تاریک ہو گئی۔ اور وہ چیزیں جن کو میں زندگی کا جزو سمجھتا تھا۔ اب نہایت ہی بے ہنگم نظر آنے لگیں۔ میں اسی وقت مجلس سے اٹھا۔ اور خدا تعالیٰ کے حضور توبہ کی۔ اور اب آپ مجھے یہاں دیکھ رہے ہیں۔ جہاں میں ہوں تو جس شخص پر سارے قرآن شریف نے اثر نہ کیا جب وقت آیا۔ تو ایک آیت نے اسکی حالت کو بالکل بدل دیا یہی وہ حکمت ہے جس کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بہت سے لوگ ہدایت پانے سے محروم

ایڈیٹر و اغلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اور بہت سے لوگ ہدایت دینے سے محروم ہو جاتے ہیں بہت سے لوگ اس وقت جب کہ ایک شخص کے لئے ہدایت مقدر ہوتی ہے۔ تھک کر اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم نے دس سال مغز ماری کی ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے دل پر مہر لگی ہوئی ہے۔ ہم اس کا کیا کریں۔ اگر انہیں علم غیب ہوتا تو وہ یہ جانتے۔ کہ یہ دس سال مہروں کے دس سال تھے۔ مگر اس سے اگلا منٹ جس وقت وہ اس کو چھوڑ کر چلے آئے۔ وہی وقت تھا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے اس مہر کو توڑنے کے لئے آ رہے تھے۔ اور ہزارہا انسان اسی لئے ہدایت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کہ وہ ہدایت کی باتیں سنتے ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ ان کے دل میں سچائی کو تلاش کرنے کی جستجو اور خواہش ہوتی ہے۔ مگر ایک وقت گزر جانے کے بعد جب خدا تعالیٰ کی طرف سے ان کے سینوں کو سچائی سے پُر کرنے کا فیصلہ ہوتا ہے۔ اور ان کی مہروں کو توڑنے کا وقت آتا ہے۔ تو وہ اپنے گھروں میں بیٹھ جاتے اور کہتے ہیں۔ ہم نے بہت غور کر لیا ہے۔ اور بہت کچھ سمجھنے کی کوشش کی ہے۔ شاید دنیا میں ہدایت ہے ہی نہیں۔ یا ہدایت ہمارے لئے مقدر ہی نہیں۔ اس لئے

سچے مذہب کی جستجو کی خواہش

فضول ہے۔ اور وہ عین اس وقت اپنے پاؤں کو لوٹا دیتے ہیں۔ جس وقت منزل مقصود ان کے قریب آ چکی ہوتی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ شاید خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک وقت مقدر تھا کہ جب اس تحریک کو ایسی شکل ملنی تھی۔ جس کے ذریعے سے تمام

باہر کی جماعتوں کے احمدی

قرآن شریف سے واقفیت حاصل کر سکیں اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تحریک میں نئی تبدیلیوں کا بھی اثر ہے۔ جو قادیان کے مرکزی نظام میں مجھے پچھلے سال سے کرنی پڑیں۔ میں نے محسوس کیا کہ

صدر انجمن احمدیہ کے افسر

یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے کبھی بھی اس دنیا سے گزر نہیں جانا۔ اور ان کا خیال ہے۔ کہ قیامت کے بوریے وہی سمیٹیں گے۔ اور ان کے قائم مقاموں کی جماعت کو کوئی ضرورت نہیں۔ جب میں نے

دیکھا کہ بڑھاپے کے آثار ان میں پیدا ہو رہے ہیں۔ جب میں نے دیکھا کہ ان کی قوتیں مضمحل ہو رہی ہیں۔ اور جب میں نے دیکھا کہ وہ بات کو جلدی سے فوری طور پر سمجھنے کی قابلیتیں کھو رہے ہیں۔ اور عنقریب ایسا خلا پیدا ہونے والا ہے۔ جس کا پُر کرنا ہمارے اختیار سے باہر ہو جائیگا تو میں نے خود اپنے اختیار سے

باہر کا نوجوان عنصر

ان میں شامل کر دیا۔ اور واقفین میں سے بھی کچھ نوجوان فارغ کر کے نائب ناظر اور معاون ناظر کر کے ان کے ساتھ لگانے شروع کر دیئے۔ جس کی وجہ سے نظارتوں کے کاموں میں تبدیلی پیدا ہونی شروع ہو گئی ہے۔ مثلاً اس سال جو خطبہ جمعہ میں نے مولانا آزاد کے متعلق پڑھا تھا۔ اس کے متعلق میں نے دیکھا۔ کہ وہ کام جو سابق نظارت میں شاید مہینوں تک بھی نہ ہوتا۔ اور کچھ عرصہ کے بعد کہہ دیا جاتا۔ اس کا خیال تو آیا تھا۔ مگر کچھ مشکلات پیش آگئیں۔ ان نوجوانوں نے مل کر میری تقریر اسی وقت صاف کروائی۔ اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی کر دیا۔ اور اسی رات چھپوا کر دوسرے دن صبح ہی تمام ہندوستان میں پھیلا دیا۔ اور ایک آدمی کے ذریعہ کچھ خطبات شملہ بھی بھیج دیئے۔ یہ تبدیلی اس نوجوان خون کی وجہ سے ہوئی ہے۔ جس کا انجمن کی بوڑھی رگوں میں داخل کرنے کا مجھے خدا تعالیٰ نے موقع دیا۔ یہ تحریک بھی میں سمجھتا ہوں۔ کہ اس تبدیلی کی ممنون احسان ہے۔ نیا خون انسان کے لئے ایک ضروری چیز ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ انسان پہلے بوڑھا ہوتا ہے۔ پھر اپنی طاقتیں کھوتا ہے۔ اور پھر عمر طبعی کو پہنچ کر مر جاتا ہے۔ اور اگر وقتاً فوقتاً نیا عنصر اس میں داخل کیا جائے تو وہ سلسلہ قائم رہتا ہے۔ ورنہ نہیں۔ بہرحال مجھے خوشی ہے۔ گو خوشی ابھی مکمل نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ لاکھوں کی جماعت میں سے صرف

۸۰۰۰ آدمیوں کا قرآن شریف کا ترجمہ پڑھنے کے لئے آنا

یہ ایک چھوٹا سا بیج تو کہلا سکتا ہے۔ لیکن ایسا درخت نہیں کہلا سکتا۔ جس کے سایہ کے نیچے لاکھوں انسان آرام کر سکیں۔ مگر بہرحال بیجوں سے ہی روئیدگیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور روئیدگیوں سے ہی تنے بن جایا کرتے ہیں۔ اور ان تنوں سے ہی شاخیں نکلتی ہیں۔ اور شاخیں ہی پتے

پیدا کیا کرتی ہیں۔ اور اسی طرح وہ ایک بڑا درخت بن جاتا ہے۔ جس کے سائے کے نیچے سینکڑوں بلکہ ہزاروں انسان آرام پاتے ہیں۔ اسی طرح یہ آٹھ ہزار۔ اٹھی میں یہ تو نہیں کہتا کہ نوجوان کیونکہ ان میں سے بعض عمر کے لحاظ سے بوڑھے بھی ہیں۔ لیکن

یہ روحانی نوجوان

جو اس جگہ پڑھنے کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کو بیج کے طور پر تصور کر لیں۔ اور سمجھیں کہ یہ اپنے اپنے وطن جا کر حقیقی بیج ثابت ہونگے (بیج کا مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ جس کے اندر بڑھنے بڑھانے پھلنے اور پھولنے کی طاقت پائی جاتی ہو) تو یہ لوگ سلسلہ کے لئے نہایت ہی مفید وجود ثابت ہو سکتے ہیں۔ اور اسلام کی کھیتی کے لئے کھاد ثابت ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔

قرآن شریف ہی دین کی جان ہے

اس کو پڑھے پڑھائے بغیر کسی قسم کی ترقی کا خیال کر لینا ایک غلط خیال ہے۔ حضرت خلیفہ اول رضؓ عام طور پر عورتوں کے درس میں ایک چھوٹی سی مثال سنایا کرتے تھے۔ وہ

ایک نہایت ہی لطیف بات

ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اس سے بہت بڑا سبق حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دیکھو جب میں کہتا ہوں۔ قرآن شریف پڑھو یا سنو تو تم یہ جواب دیا کرتی ہو۔ کہ ہم پڑھی ہوئی نہیں۔ حالانکہ اگر کسی عورت کا بچہ باہر گیا ہوا ہو۔ اور اس کے نام کا کارڈ باہر سے آئے تو جو پڑھی ہوئی ہوتی ہیں۔ وہ تو اس کو ایک دفعہ پڑھ کر سرہانے کے نیچے رکھ دیتی ہیں۔ یا ٹرنک میں رکھ لیتی ہیں۔ اور یا کسی طاق میں رکھ دیتی ہیں۔ مگر جو ان پڑھ ہوتی ہیں۔ ان کو ایک دفعہ خط پڑھوا کر سننے سے تسلی نہیں ہوتی بلکہ وہ کسی دوسرے کے پاس جاتی ہیں۔ اور پھر اس سے سنتی ہیں مثلاً جب

ایک ان پڑھ عورت کے پاس خط

آتا ہے۔ تو پہلے وہ گاؤں کے ملا کے پاس جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ ملا جی ذرا کارڈ پڑھنا۔ میرے بیٹے کی طرف سے آیا ہے۔ اس سے سنتی ہے۔ اور کہتی ہے کہ شاید کوئی لفظ ملا جی کی نگاہ سے رہ گیا ہو۔ یا شاید جلدی میں سارا مضمون نہ

سنایا ہو۔ پھر وہ دوڑی دوڑی چوہدری جی کی بیٹھک میں جاتی ہے۔ اور کہتی ہے چوہدری جی ذرا یہ کارڈ تو سنا دینا۔ میرے بیٹے کی طرف سے آیا ہے۔ اس سے خط سنتی ہے۔ مگر پھر بھی تسلی نہیں ہوتی۔ اور وہ پٹواری جی کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ پٹواری جی ذرا یہ خط تو سنا دینا۔ میرے بیٹے کی طرف سے آیا ہے۔ اس سے سنتی ہے۔ پھر وہ منشی کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ منشی جی ذرا اس خط کو تو سنا دینا۔ پھر بھی تسلی نہیں ہوتی تو ڈاکخانے والے بابو کے پاس چلی جاتی ہے اور کہتی ہے۔ ڈاکٹر بابو جی ذرا اس خط کو تو سنا دینا۔ گاؤں والے بیچارے ڈاکخانے کو کم علمی کی وجہ سے ڈاکٹر خانہ کہتے ہیں۔ وہ اس کے پاس جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ ڈاکٹر بابو جی ذرا یہ خط تو سنا دینا۔ اور اس طرح جب تک وہ سات آٹھ دفعہ سن نہیں لیتی۔ اسے تسلی نہیں ہوتی۔ اور کارڈ کو اپنے قریب ہی رکھتی ہے۔ ایک دو دن کے بعد اگر کوئی باہر کا آدمی اس گاؤں میں آ جائے اور اس کو اس کا علم ہو جائے کہ وہ پڑھا ہوا ہے۔ تو وہ اس کے پاس چلی جاتی ہے۔ اور کہتی ہے۔ ذرا یہ خط تو سنا دیں۔ غرض

پڑھی لکھی عورتیں

تو ایک دفعہ پڑھ کر چپ کر جاتی ہیں۔ مگر ان پڑھ عورتوں کو تم دیکھتی ہو۔ کہ جب تک سات آٹھ دفعہ خط پڑھوا نہ لیں۔ آرام نہیں لیتیں پس خدا تعالیٰ تمہارا یہ عذر ہرگز نہیں سنے گا۔ کہ ہم پڑھی ہوئی نہیں تھیں۔ خدا تعالیٰ پوچھے گا۔ کہ تم نے اپنے بیٹے کا کارڈ آٹھ دفعہ پڑھوا لیا تھا۔ تو تم نے میرا کارڈ کیوں نہ پڑھوا لیا۔ اگر تمہیں مجھ سے اتنی بھی محبت ہوتی جتنی اپنے بیٹے سے تھی۔ تو تم میرا خط بھی پڑھوا [illegible] تم نے میرا خط [illegible] کر سکے [illegible] اور کسی سے سنا۔ اور اپنے بیٹے کا کارڈ پڑھواتی پھریں۔

تو حقیقت یہ ہے کہ جس چیز پر انسان کی زندگی کا مدار ہے۔ اور جس کے بغیر انسان انسان نہیں کہلا سکتا۔ اس کے متعلق ہر قسم کے عذر تراشنا کہ ہم پڑھے ہوئے نہیں جاہل ہیں بالکل غلط بات ہے۔ دنیا میں ہر چیز پڑھی تو نہیں جاتی۔

بہت سی چیزیں سننے سے آتی ہیں

کیا دنیا کے ہر شخص نے کابل دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے طہران دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے بغداد دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے قاہرہ دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے دمشق دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے قسطنطنیہ دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے ٹوکیو دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے برلن دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے پیرس دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے میڈرڈ دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے لنڈن دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے پیس برگ دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے ماسکو دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے نیویارک دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے ہانگ کانگ دیکھا ہے؟ کیا ہر شخص نے شنگھائی دیکھا ہے؟ ہم نے کتنی چیزیں دیکھی ہیں۔ اور کتنی سنی ہیں۔ اگر مقابلہ کیا جائے۔ تو سننے کی چیزیں ہزارہا گنا زیادہ ہیں۔ اور دیکھنے والی چیزیں ہزارہا گنا کم ہیں۔ بلکہ حقیقت تو یہ ہے۔ کہ دیکھی ہوئی چیزیں اکثر نظر انداز ہو جاتی ہیں اور سنی ہوئی چیزیں اکثر یاد رہتی ہیں۔ ہم روزانہ سیر کے لئے باہر جاتے ہیں۔ اور میدانوں اور پہاڑوں اور جنگلوں میں سے گزرتے ہیں۔ لیکن جب باہر سے آنے والے انسان سے پوچھو۔ کہ تم نے سیر میں کیا کیا دیکھا؟ اس نے کئی کروڑ چیزیں دیکھی ہوتی ہیں۔ مگر جب پوچھیں۔ تو زیادہ سے زیادہ یوں کہہ دے گا۔

بڑا اچھا نظارہ تھا

جب پوچھیں بتاؤ تو سہی کیا نظارہ تھا۔ تو آگے سے یہ جواب دے دیتے ہیں۔ کہ بڑا اچھا نظارہ تھا۔ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا درحقیقت مطلب یہ ہوتا ہے۔ کہ یاد کچھ نہیں۔ اور ہمارا یہ فقرہ کہنا کہ وہ نظارے دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اپنے اندر درحقیقت یہ مفہوم رکھتا ہے۔ کہ خاص نگاہ سے کسی چیز کو دیکھا ہی نہیں۔ ویسے نظارے اچھے لگے۔ لیکن اس کے مقابل پر اگر یہ پوچھا جائے کہ راستہ میں کون کون ملا؟ اور کس کس سے کیا کیا باتیں کیں۔ تو وہ اس سے بیسیوں گنے زیادہ باتیں بتا دے گا۔ وہ یہ بتلائیگا کہ راستے میں فلاں چوہدری ملا۔ اس نے یہ کہا۔ فلاں ملا اس نے یہ کہا۔ اور فلاں آدمی جو مجھے ملا۔ اس نے یہ کہا۔ تو جو سنی ہوئی باتیں ہیں۔ وہ قریباً ساری یاد ہونگی۔ اور دیکھی ہوئی باتوں میں سے اکثر بھول گئی ہونگی۔ بات یہ ہے حافظے سے تعلق رکھنے والی

دیکھنے اور سننے کی الگ الگ حسیں

ہیں۔ اور تجربہ بتاتا ہے۔ کہ سننے والی چیزیں زیادہ یاد رہتی ہیں۔ اور دیکھنے والی چیزیں کم یاد رہتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ جتنا بھی ہم کسی چیز کو زیادہ قریب کرتے ہیں۔ اتنا ہی وہ ہماری آنکھوں سے اوجھل ہوتی ہے۔ ہر وقت ماں کی گود میں رہنے والا بچہ ماں کو اتنا یاد نہیں ہوتا۔ جتنا دور کا رہنے والا۔ وہ اپنے ایک بچہ کو گود میں اٹھائے ہوئے ہوتی ہے۔ لیکن اس کا دماغ اس بچہ کی طرف نہیں ہوتا۔ بلکہ اس بچہ کی طرف ہوتا ہے جو دور ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ چیزیں جن میں سے انسان ہر وقت گزرتا ہے۔ وہ اتنا اثر اس کی طبیعت پر نہیں ڈالتیں جتنا وہ چیزیں جن میں سے انسان کبھی کبھی گزرتا ہے اثر ڈالتی ہیں۔ آنکھیں ہر وقت دیکھتی ہیں۔ مگر کان ہر وقت نہیں سنتے۔ شور و غل تو ہر وقت ہوتا رہتا ہے۔ مگر اس کی طرف انسان کی توجہ نہیں ہوتی۔ صرف ایک گونج سی ہوتی ہے۔ جو کان سنتے ہیں۔ مگر وہ چیز توجہ کھینچنے والی نہیں ہوتی۔ جس طرح میں تقریر کر رہا ہوں۔ اور میری تقریر تمہاری توجہ کو اپنی طرف کھینچ رہی ہے۔ تو جو میں سنتا ہے۔ وہ کبھی کبھی ہوتا ہے۔ لیکن جب تک انسان جاگتا رہتا ہے۔ آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ اور کوئی نہ کوئی چیز ہر وقت آنکھ دیکھتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے آنکھ فوراً اثر اخذ نہیں کرتی۔ لیکن کان کبھی کبھی سنتے ہیں۔ اس لئے کان اس کو اخذ کرنے کے لئے اور دماغ اس کو حاصل کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں۔ اسے دوسرے لفظوں میں یوں سمجھ لو۔ کہ آپ کا ایک بڑا گہرا دوست آپکو ملنے کے لئے آتا ہے۔ اور السلام علیکم کہتا ہے۔ آپ وعلیکم السلام کہہ کر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اور آپ کو اس کا خیال نہیں رہتا۔ کچھ دیر کے بعد آپ کہتے ہیں اور مجھے خیال نہیں رہا تھا۔ آپ سے بات کرنے کا۔ لیکن ایک اجنبی آدمی آتا ہے۔ تو آپ اس سے اس طرح نہیں کرتے۔ جس طرح اپنے دوست کے ساتھ کیا تھا۔ بلکہ آپ فوراً کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اسے تپاک سے ملتے ہیں۔ اور پوچھتے ہیں آپ کہاں سے آئے؟ کیسے آئے؟ اس طرح دس بیس باتیں کرتے ہیں۔ اور پھر اسے تپاک سے رخصت کرتے ہیں۔ تو نئے آنے والے کی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ ہماری جماعت کے کئی افراد جو زیادہ سمجھدار نہیں ہوتے وہ اس پر بگڑ جاتے ہیں۔ کہ غیر کی خاطر کی اور ہماری نہیں کی۔ وہ جانتے نہیں۔ کہ یہ

فطرتی اور طبعی امر

ہے۔ کہ انسان نئی چیز کی طرف نئی توجہ کرتا ہے اور اسے ایسا کرنا چاہیئے ؛

پٹیالہ کے خدام الاحمدیہ کا نہایت شاندار کارنامہ

سیلاب کے دوران میں لاکھوں روپے کے سامان اور سینکڑوں لوگوں کی جانیں بچائیں

حال کی کئی روز کی بارش کے دوران میں پٹیالہ کی ندی کا بند اچانک ٹوٹ جانے پر پانی کا رخ شہر کی طرف ہو گیا۔ آناً فاناً پانی شہر میں گندے نالہ کے ذریعہ پہنچ گیا۔ پٹیالہ کی نصف آبادی زیر آب ہو گئی۔ بہت سے مکانات گر گئے۔ اور جو بچے ان کی حالت نازک بتائی جاتی ہے۔ بعض محلوں میں پانی گیارہ گیارہ فٹ تک پہونچ گیا۔ حتیٰ کہ بعض جگہ مکانوں کی چھتوں پر پانی پھر گیا۔ ہزاروں لوگوں نے بھاگ کر فراشخانہ سکر ٹریٹ۔ مہندرا کالج۔ سٹیڈیم میں جان بچائی۔ لیکن ان عمارات تک بھی کسی قدر پانی پہونچ گیا۔ وہ نظارہ نہائت ہی رقت انگیز تھا۔ جبکہ تین تین بچوں کو اٹھا کر حاملہ مائیں بمشکل پانی سے باہر نکل رہی تھیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ پٹیالہ نے اپنے خرچ پر چار بیڑے تیار کئے۔ اور لاکھوں روپے کا سامان اور سینکڑوں لوگوں کو پانی سے باہر نکلنے میں مدد دی۔ بدمعاشوں نے اس الم ناک وقت میں بھی لوگوں کو لوٹنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔ لیکن پولیس اور فوج کے فوری انتظامات نے جملہ حالات پر قابو پا لیا۔ لاکھوں روپیہ کا سامان سیلاب کی نذر ہو گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پٹیالہ نے فوراً سنوری دروازے پر ایک قد آدم بند لگایا۔ دیگر محلہ والوں نے بھی اس کی تقلید کی۔ مگر بعض جگہ پانی اسکو بھی بہا کر لے گیا۔ بعض جگہ پانی اس قدر تیزی سے بہا کہ لوگ صرف پہنے ہوئے کپڑوں کے سوا کچھ نہ اٹھا سکے۔ اور جس کے جدھر سینگ سمائے بھاگ کر جان بچائی۔ (نامہ نگار)

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کیطرف خاص توجہ

جیسا کہ احباب کرام کو معلوم ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ دن بدن ترقی کر رہی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مہمانوں کی تعداد بھی بڑھتی جا رہی ہے۔ اور جلسہ سالانہ کے اخراجات بھی لازمی طور پر بڑھتے جا رہے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے اخراجات کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ ۰۰۰،۴۰ مقرر کیا گیا ہے۔ توقع تھی کہ احباب کرام اس بجٹ کو ماہ نومبر تک پورا کر دینگے۔ لیکن ماہ ستمبر کے آخر تک صرف ۷،۳۲۴ روپے کی وصولی ہوئی ہے جو کہ بجٹ کے لحاظ سے بہت ہی کم ہے۔ لہذا تمام عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے کہ اس چندہ کی فراہمی میں زیادہ تندہی سے کوشش فرمائیں۔ تاکہ جلسہ کے اخراجات میں مشکل پیش نہ آئے۔

ناظر بیت المال

ضروری اعلان

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا لیکچر لاہور "اسلام کا اقتصادی نظام" مجلد کرایا گیا ہے اور اس پر سنہری حروف میں نام لکھا گیا ہے۔ ۱۲/ قیمت ہے۔ اگر کوئی صاحب خریدنا چاہیں تو آرڈر بھیجدیں۔ مع جلد قیمت ۱۲/ر۔ ناظم بک ڈپو تحریک جدید قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کمیونزم کا خاتمہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل کے قلم سے

یہ عنوان میرا نہیں بلکہ کمیونزم کے طرح ایک اخبار کا ہے۔

جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ عالم الغیب سے علم پا کر ایک زیروزبر کر دینے والی عالمگیر آفت کی خبر دیتے ہوئے فرمایا ؏

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

تو ہم نے ۱۹۱۴ء و ۱۹۱۸ء کی جنگ عظیم میں روس اور اس کے شہنشاہ کی حالت زار کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اسی طرح آپ کے حسن و احسان میں نظیر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب سے یہ رؤیا دیکھا کہ مارشل سٹالن خون اگل رہا ہے۔ اور اس کی شکل عورت کی سی ہے۔ تو روس کے مداح اخباروں میں ایسے مضامین چھپ رہے ہیں جن سے صاف ظاہر ہے۔ کہ روس کمیونزم دم توڑ رہا ہے۔ وہ اپنے اصول پر قائم نہیں رہا۔ اور اس کی سلطنت میں ضعف و اختلال رونما ہے۔ پارٹیوں کی کشمکش بڑھ رہی ہے۔ سٹالن مستعفی ہونے تک مجبور ہو رہا ہے۔ اور عنقریب فیمابین ایک زبردست ٹکر ہونے والی ہے۔ چنانچہ اخبار "ہیرلڈ" کا اقتباس الفضل ۲۲۹ میں آپ پڑھ چکے ہیں جسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔

البتہ حضور نے اپنے لیکچر اسلام اور اقتصادی نظام میں جو نقائص کمیونزم کے بتلائے تھے۔ ان کی تصدیق مسٹر کنگ ہال کے ایک مضمون سے ہوتی ہے۔ جو میں حضور کے لیکچر مذکورہ سے نقائص کا اقتباس دینے کے بعد اس کے کچھ حصص "پرتاپ" سنڈے ایڈیشن ۳۰ ستمبر سے پیش کرونگا۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔

کمیونزم کے تباہ کن نقائص بیان فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

(۱) اس میں شخصی طوعی جدوجہد جو زندگی کے مختلف شعبوں میں ظاہر ہو کر انسان کو اخروی زندگی میں مستحق ثواب بناتی ہے۔ اس کے لئے بہت ہی کم موقعہ باقی رکھا گیا ہے۔ اخروی زندگی کے لئے اس کے پاس ایک پیسہ بھی نہیں چھوڑا جاتا (۲) مساوات کا ڈھونگ صرف لفظی طفل تسلی ہے۔ حالات شخصی ذہنی عدنی ملکی کی عدم یکسانیت کے رو سے ایسا ہو نہیں سکتا۔ (۳) اس نام نہاد نظام سے آئندہ علمی ذہنی ترقی رک جاتی ہے۔ کیونکہ ایک کمیونسٹ کے لئے سفر کرنا۔ دنیا میں پھرنا غیر اقوام کے حالات کا جائزہ لینا۔ ان کی معلومات سے فائدہ اٹھانا ناممکن ہے (۴) اس نظام میں قابلیت کو مٹا کر دماغ کو ضائع کر دیا گیا ہے۔ پس جب بھی تنزل ہوگا۔ تو یہ تحریک کلی طور پر گر جائیگی۔ (۵) سود کی ممانعت کو بطور فلسفہ اختیار نہیں کیا گیا ہے۔ پس آخر مجبور ہو کر کمیونسٹ بھی کاموں کی ترقی کے لئے سود کا کاروبار کرینگے۔ آخر سود کمیونزم کو کیپٹلزم کی طرف دوسرے مغربی ممالک کی طرف لے جائیگا۔ (۶) تبادلہ سکہ کا طریق جو بنکوں اور حکومتوں کے تداخل سے جاری ہوا ہے۔ کمیونزم اس کی تائید کرتا ہے۔ اور اسی کے مطابق عمل کرتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں کمیونسٹ اپنے اصول کو توڑ کر کمزور ممالک کی تجارتوں پر قابو پا کر ان کی حق تلفی کرینگے۔ (۷) نظام کے اقتصادی حصے کو چلانے کے لئے جبر سے کام لیا جاتا ہے۔ اور دولتمندوں کی دولت کو کھلم کھلا لوٹ لیا گیا ہے۔ جس کا اخلاقی اثر بہت برا ہوگا۔ اور نہ صرف رحم کا جذبہ انسانیت مفقود ہوگا۔ بلکہ کمیونسٹ آپس میں ایک دوسرے کو مالی و جانی طور سے ہلاک کرینگے۔ (۸) اس نظام میں عائلی محبت کو کچل دیا گیا ہے۔ اور یوں حقیقی انسانیت۔ اطمینان و سکون کو مٹا دیا جا رہا ہے۔ مگر فطرتی جذبات پھر ابھرینگے اور اس نظام کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا جائیگا۔ (۹) دماغی قابلیت کی قدر نہیں اس لئے اعلےٰ دماغ والے روس سے باہر نکل جائینگے اور روس جاہل اور ترقی سے محروم ہو جائیگا۔ اگر سختی سے باہر نہ نکلنے دیا گیا۔ تو روسی دماغ میں کمزوری آجائیگی۔ اور کھڑے پانی کی طرح سڑ کر رہ جائیگا۔ (۱۰) روس اپنے مقبوضات میں ہرگز مساوات پر عامل نہیں۔ کیا ایشیائی مقبوضات کے باشندوں کو بھی وہی ملتا ہے۔ جو ماسکو کے یورپی حصے کو؟ ہرگز نہیں۔ ایک آسٹریلین سفیر متعینہ روس نے یہ بیان شائع کیا کہ ریسٹورانٹوں میں پانچ قسم کی غذا تیار ہوتی ہے۔ جسکے ٹکٹ کمیونسٹ پارٹی میں رسوخ اور کام کی نوعیت کے مطابق تقسیم ہوتے ہیں۔ (۱۱) امتیازی سلوکوں کی وجہ سے افراد کے درجوں کا فرق ویسا ہی ہے جیسا زار روس کے زمانے میں (ب) روس میں خود حکومت بلیک مارکیٹ چلاتی ہے۔ بڑے عہدوں والے ہر چیز حاصل کرتے ہیں۔ عام مزدور و کاریگر ایسا نہیں کر سکتے۔

بیان فرمودہ نقائص کی تصدیق ایک چشم دید شہادت سے

اب مذکورہ بالا بیان فرمودہ نقائص کی تصدیق کے لئے مسٹر کنگ ہال کے ایک مضمون کے چند اقتباسات پڑھئے۔ یہ وقائع نگار ایک سرکاری وفد کے ممبر کی حیثیت سے پولینڈ گئے۔ اور پھر ان کو خاص طور پر روس کے حالات دیکھنے کی سہولت بہم پہنچائی گئی تھی۔ وہ لکھتا ہے۔

(۱) اکثر آدمیوں کا یہ خیال ہے۔ کہ روسی کمیونسٹ ایسے ہیں جن کے منہ میں چاقو ہے۔ اور بغل میں خنجر اور دل میں یہ پرجوش خواہش کہ کسی طرح دنیا بھر کی سرمایہ دار حکومتوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ لیکن اس صورت والا کمیونزم روس میں صرف مر ہی نہیں چکا اور دفنا ہی نہیں دیا گیا۔ بلکہ اس کی خاک بھی آج روس کی گلیوں میں نہیں ملتی۔ (گویا یہ جو ہندوستان کے کمیونسٹ پروپاگنڈا کرتے ہیں۔ کہ روس سرمایہ داروں کو تباہ کر کے رکھ دیگا۔ بالکل غلط ہے۔ وہ تو اپنا اقتدار بڑھا رہا ہے۔ اور سب سے بڑا سرمایہ دار بننا چاہتا ہے۔)

(۲) روس میں جس واحد سیاسی جماعت کو اپنی ہستی برقرار رکھنے کی اجازت ہے اس کا نام کمیونسٹ پارٹی ہے۔ اس کے ممبروں کی تعداد بہت محدود ہے۔ لیکن روسی زندگی کی سبھی بڑی بڑی اور مشہور شخصیتیں اسی جماعت سے متعلق ہیں۔ روسی حکومت کی نگاہوں میں اس وقت روسی قومی مفاد کا درجہ سب سے زیادہ اونچا ہے۔ اور اس کے سردار مارشل سٹالن کو پورا یقین ہے۔ کہ آج کل ہم ایسی دنیا میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ جس میں ننگی طاقت ہی سب کچھ ہے۔ (پس جو لوگ کہتے ہیں کہ روس میں تحریر و تقریر کی آزادی ہے۔ وہ غلطی پر ہیں۔ وہاں تو خود انہی کی پارٹی کو یہ آزادی حاصل ہے باقی پارٹیوں کے لبوں پر تو مہر لگا دی گئی ہے۔ اور ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے ہیں)

(۳) خدمات کے معاوضہ کے متعلق روس کی موجودہ روش میری رائے میں بالکل سرمایہ دارانہ ہو گئی ہے۔ جو ذاتی منافع کے اصول کی نفسی پرستش کی حد تک پہنچتی جا رہا ہے۔ تجارتی دکانیں سبھی سرکاری سٹورز ہیں۔ جہاں سے ہر ایک چیز راشن قیمت سے دس بیس یا اس سے بھی زیادہ گنا قیمت ادا کر کے خریدی جا سکتی ہے۔ (یعنی حسب تحریر حضور سرکاری بلیک مارکیٹ جاری ہے) چنانچہ نامہ نگار مذکور خود لکھتا ہے۔ کہ گویا یہ سب تجارتی دکانیں ایک طرح سرکاری چور بازار ہیں۔

(۴) لینن گراڈ میں ایک ناستک عجائب گھر ہے۔ یہ ایسی پارٹی کا کارنامہ ہے۔ جو مذہب کی کتب کی مخالف ہے۔ اور پارٹی لائن پر ہی جا رہی ہے۔ روسی نوجوان مذہب کی طرف کچھ بھی راغب نہیں معلوم ہوتے (کیونکہ مذہب کے بارے میں نہ صرف انہیں کوئی تعلیم نہیں دی جاتی بلکہ اس کے خلاف کئی ذرائع سے ابھارا جاتا ہے)

ظاہر ہے۔ کہ کمیونزم عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ نہ وہ اپنے مستقل اصول قائم کر سکا نہ ان کے مطابق اپنا عملدرآمد رکھ سکا ہے رفتہ رفتہ رو بہ تنزل ہے۔ اور وہ دن قریب ہے۔ کہ اس کا نام و نشان مٹ جائیگا اور وہی اصول قابل عمل قرار پائینگے جو اسلام نے قرار دیئے ہیں۔ جن کا خلاصہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے لیکچر میں یہ بیان فرما چکے ہیں۔

اسلام کا اقتصادی نظام

اسلام کا اقتصادی نظام مبنی ہے (۱) دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ پر (۲) دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات پر (۳) جمع شدہ دولت کو جلد سے جلد بانٹ دینے پر یا کم کرنے دینے پر (۴) حکومت کے روپے کو غرباء اور کمزوروں پر خرچ کرنے اور ان کی ضروریات مہیا کرنے پر۔ اس نظام اسلامی سے (۱) اخروی زندگی کے لئے سامان بہم پہنچانے کا موقعہ ملتا ہے۔ (۲) سادہ اور مفید زندگی کی عادت پڑتی ہے۔ (۳) جبر کا اس میں دخل نہیں۔ (۴) انفرادی قابلیت کو کچلا نہیں گیا۔ (۵) غرباء اور کمزوروں کے آرام و ترقی کا سامان بہم پہنچایا گیا ہے۔ (۶) اس سے باہمی محبت و تعلق بڑھتا ہے۔ دشمنیوں کی بنیاد قائم نہیں ہوتی۔ (۷) یہ نظام تمام اقوام عالم اور ہر طبقے کے انسانوں میں رابطہ اتحاد قائم کرتا ہے۔

یہ مذکورہ بالا نظام جو اسلامی تعلیم کے رو سے قائم ہوگا۔ تمام اقوام عالم کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوگا۔ اور دنیا ان نقائص کے اثرات سے محفوظ و مامون رہیگی جو کمیونزم کے مجوزہ نظام سے پیدا ہونے یقینی ہیں۔

106

Digitized By Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ورثہ اور متبنّٰی کے متعلق اعتراض کا جواب

سوال

جناب مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق احمدی صاحبان دعویٰ سے پہلی زندگی کو گناہوں سے پاک ہونا ان کے دعوائے نبوت کی صداقت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں۔ مگر انہوں نے اپنی ہمشیرہ کو اپنے باپ کی جائیداد کے ورثہ سے حصہ نہ دیا۔ اور یہ بات قرآنی تعلیم کے خلاف ہونے سے گناہ ہے۔ دوسرے مرزا سلطان احمد صاحب کو جو مرزا غلام احمد صاحب کے لڑکے تھے۔ ان کو ان کے بھائی کا متبنّٰی بنایا گیا۔ اور متبنّٰی بنانا قرآن کے صریح خلاف اور گناہ ہے۔ پس ان دو گناہوں کے سرزد ہونے سے مرزا صاحب کے دعویٰ سے پہلی زندگی قابل اعتراض ہے۔

جواب

یہ دونوں اعتراضات محض غلط فہمی اور بدظنی کی بناء پر کئے گئے ہیں۔ افسوس کہ علماء مخالفین ان بعض الظن اثم کے ارشاد کے خلاف خود تو گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں۔ اور محض بدظنی سے دوسرے پر گناہ کا الزام دیتے ہیں۔ حضرت اقدس سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کی صداقت کے ہزاروں دلائل اور لاکھوں نشان جو قرآن و حدیث اور خدا کے قول اور فعل سے ثابت ہیں۔ جن کی وجہ سے ان علماء کے ہمخیالوں اور ہم مشربوں میں سے ہزاروں لاکھوں سعید انسان احمدی ہو گئے۔ اور انہوں نے گواہی بھی دی۔ کہ غیر احمدی علماء کے عقائد جو احمدیوں کے خلاف ہیں۔ قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہیں۔ اور حضرت اقدس کی مخالفت کرنے میں وہ حق پر نہیں۔ بلکہ خدا اور رسول کے مجرم ہیں۔ اب ایسے مجرم جنہیں ان کے اپنے ماننے والے بھی جھوٹا کہہ رہے ہیں۔ اور گناہوں اور جرموں کے مرتکب قرار دے رہے ہیں۔ ان علماء کو اپنے ایمان کی فکر اور اپنے کفر کا تو غم نہیں۔ لیکن بلا تحقیق اور بلا سوچے سمجھے ایسے اعتراضات کرتے ہیں۔ جو بے سر و پا ہوتے ہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی اعتراض ہے۔ جو معترض نے ورثہ دینے اور متبنّٰی بنانے کے متعلق کیا ہے۔ حضرت اقدسؑ کی ایک ہمشیرہ جنّت نام تھیں۔ جو بصورت توام پیدا ہوئیں۔ اور خورد سالگی میں فوت ہو گئیں۔

دوسری ہمشیرہ مراد بی بی تھیں۔ جو شادی کے بعد بیوہ ہو گئیں۔ اور اپنے والد ماجد کی زندگی میں ہی فوت ہو گئیں۔ اب بتایئے۔ ان فوت شدہ ہمشیرگان کو جو والد کی زندگی میں ہی فوت ہو گئیں ورثہ دینے یا نہ دینے کا سوال حضرت اقدس سیدنا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے سے کیا تعلق رکھتا ہے۔ کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعوے کے وقت یا آپ کے دعوے سے پہلے اور آپ کے والد ماجد کی وفات کے بعد کوئی ہمشیرہ زندہ تھیں۔ جو ایسا سوال اٹھایا گیا۔ اگر باپ کی وفات کے بعد کوئی ہمشیرہ زندہ ہی نہ تھی۔ تو سوال عبث اور بے معنے ہے۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد آپ کے صاحبزادگان نے اپنی ہمشیرگان اور والدہ ماجدہ کو شرعی حصہ ورثہ کا دیا۔ جس کا بارہا مطبوعہ تحریروں میں بھی ذکر آ چکا ہے۔ بلکہ سلسلہ احمدیہ کی تعلیم جو حضرت اقدسؑ نے پیش کی۔ اور جس پر تمام جماعت احمدیہ کو قائم ہونے کے لئے تاکید کی گئی ہے۔ جب وہ بھی اپنی ہمشیرگان اور دختران کو ورثہ دینے لگ گئی ہے۔ تو اس سے ہر دانا کیا یہ نہیں سمجھ سکتا۔ کہ بانی سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اس کے خلاف کیسے عمل کر سکتے تھے۔

رہا متبنّٰے کا سوال اور اعتراض سو وہ بھی محض ناواقفی اور لاعلمی کی بناء پر بتحریک بغض و تعصب کیا گیا ہے۔ جن کا حضرت اقدس سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ نہ ہی آپ نے اپنا کسی کو متبنّٰی بنایا۔ نہ ہی کسی کو متبنّٰی بنانے کا حکم دیا۔ پھر اس صورت میں آپ پر اعتراض کیسا۔ ہاں جب آپ کے بھائی غلام قادر صاحب مرحوم لاولد فوت ہو گئے۔ تو آپ نے اپنے بھائی کی جائیداد اپنی بھاوج کے پاس ہی رہنے دی۔ جو غیر احمدی تھیں۔ اور مرزا سلطان احمد صاحب بھی اس وقت غیر احمدی تھے۔ اب غیر احمدی بھاوج نے اگر غیر احمدی لڑکے کو اپنا متبنّٰی بنا لیا۔ تو اس کا اعتراض حضرت اقدسؑ پر کیسے پڑ سکتا ہے۔ ہاں بعد میں جب بھاوج صاحبہ بھی احمدی ہو گئیں۔ اور جناب مرزا سلطان احمد صاحب مرحوم بھی احمدی ہو گئے۔ تو پھر احمدی ہونے سے وہ اعتراض جو غیر احمدی ہونے کی وجہ سے اٹھ سکتا تھا۔ وہ بھی دور ہو گیا۔ اس لئے غیر احمدی علماء کے نزدیک متبنّٰی ہونا یا بنانا گناہ تھا۔ تو اس وقت کسی غیر احمدی مولوی نے نہ کیا۔ اب جب اعتراض اور اعتراض کا محل ہی بدل گیا۔ تو اب غیر احمدی مولوی کسی کی غلطی کو دوسرے پر لگا رہے ہیں۔ جو خود ان کی اپنی غلطی اور بیجا اعتراض ہے۔ نہ کہ اس سے حضرت اقدس پر اور آپ کے دعوے پر کسی طرح کی زد پڑ سکتی ہے۔

(خاکسار ابوالبرکات غلام رسول راجیکی)

جنگ کے بعد عالمگیر اضطراب

دول عظمیٰ نے دنیا کو کیسا "امن" دیا ہے؟

دوسری جنگ عظیم کے دوران میں تمام بڑی بڑی طاقتیں شور مچا رہی تھیں۔ کہ اس جنگ کے ختم ہونے پر ہم دنیا کو مستقل امن۔ پائیدار خوشحالی۔ اور عالمگیر صلح دیں گے۔ ہر بڑی حکومت یہ بلند بانگ دعاوی پیش کرتی رہی۔ کہ ہم صرف اپنی بلند مقاصد کی خاطر میدان جنگ میں کود رہے ہیں۔ اور ہماری ساری قربانیوں کا مدعا دنیا کے لئے خوشگوار مستقبل کا قیام ہے۔ لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ کہ ایک طرف تو دنیا کی دولت طاقت اور زمین کو سمیٹنے کی کوشش بھی جاری ہو۔ اور پھر امن و اطمینان بھی قائم رہے؟ جنگ کے ختم ہونے پر خوشی کا عارضی دور ختم ہو کر اب ہر بڑی حکومت زیادہ سے زیادہ مال غنیمت کے حصول میں کوشاں ہے۔ ابھی صلح پر پانچ ماہ ہی گزرے ہیں۔ کہ دنیا بھر میں ایک بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اس سلسلہ میں اخبار سٹیٹسمین کے لندنی نامہ نگار کے تاثرات کا مطالعہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا جو اپنے مضمون کو بایں الفاظ شروع کرتا ہے:-

"یہ کہنے میں قطعاً مبالغہ نہیں۔ کہ جنگ کے پانچ سالوں نے برطانوی لوگوں کو مجموعی طور پر اتنا صدمہ نہیں پہنچایا تھا جتنا کہ صلح کے ان پانچ مہینوں نے ان کے حوصلے پست کر دئے ہیں"۔ (سٹیٹسمین ۱۷ر ستمبر ۱۹۴۵ء)

نامہ نگار مذکور پھر لکھتا ہے:- "کوئی پاگل ہی یہ کہے گا۔ کہ موجودہ معاملات طاقت کے بل پر ایک سال یا آئندہ پانچ سال میں بھی حل ہو سکتے ہیں۔ حقیقتاً ایک دوسری لڑائی جس میں انسان کے پہلے سے بھی زیادہ طاقتور ہتھیار ہوں۔ دنیا کی تہذیب کو ایک مذبح سا بنا کر رکھ دیگی"۔

روس کے طرز عمل پر تنقید کرتے ہوئے رقمطراز ہے:-

"روس اپنی قریبی حکومتوں میں اس خیال سے جو اثر جما رہا ہے۔ کہ اسکو مغربی قوموں سے خطرہ ہے۔ آخر اسکی کیا ضرورت ہے؟ یہ بات تو تصور میں بھی نہیں آ سکتی۔ کہ اب جرمنی روس کے خلاف کوئی جارحانہ اقدام کر سکیگا۔ تو پھر ایک انسان یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہے کہ روس دراصل انگریزی بولنے والی اقوام کے خلاف قلعہ بندی کر رہا ہے"۔

پھر برطانیہ اور امریکہ کے متعلق لکھتا ہے:-

"یہی دلیل دوسری طرح بھی استعمال ہو سکتی ہے۔ یعنی اگر مغربی طاقتیں کسی وقت جرمنی کو جارحانہ اقدام کرنے کے لئے حوصلہ افزائی کریں۔ تو ان کو نتائج بھی بھگتنے پڑینگے۔ جب یہی بات ہے۔ تو روس کہہ سکتا ہے۔ کہ ایٹم بم کو جو کہ آئندہ لڑائی کا پیش خیمہ ہے محض امریکی برطانوی راز رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟"

آخر میں نامہ نگار یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ:-

"بدقسمتی سے جنگ کے دوران میں اتحاد اور بیسیوں معاہدہ دوستی کے باوجود مغربی اور مشرقی طاقتوں کے درمیان اختلافات کا پودا ایٹم بم کے ظہور سے بہت پہلے گہری جڑیں پکڑ چکا تھا۔ ... سابقہ اختلافات کے بیج اب ہولناک فصل کی صورت اختیار کر چکے ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ نہ صرف (بڑی طاقتوں کے) تصورات ہی مختلف ہیں۔ بلکہ ان کا پس منظر بھی جہاں سے یہ تصورات پیدا ہوئے ہیں۔ ایک دوسرے کی کلیتہً ضد ہے۔ ... "مشرق" (یعنی روس) کو اپنی ناقابل بیان جدوجہد اور اس قدر خونیں قربانی دینے کے بعد مغرب کے "مہذب طریقے" اور ان کا قانون (آئین انسانی زندگی کا احترام جو اس نے شکست خوردہ جرمنی کے ساتھ اختیار کر رکھا ہے۔ ایک غدارانہ منافقت معلوم ہوتا ہے۔ ... اسی طرح مغرب بھی اپنی تہذیب کی بلندیوں سے مشرق (روس) کو دیکھ رہا ہے۔ جو کہ اس وقت درد اور انتقام کے جذبات سے وحشی ہو رہا ہے۔ یہ دو اتحادیوں کے درمیان ایک بڑا تصادم ہے۔ ... لندن میں وزراء خارجہ کی کونسل صرف سرحدوں کی تعیین اور ملکوں کی تقسیم وغیرہ کے جھگڑوں پر ہی غور نہیں کر رہی۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ اہم کام اس کے سامنے مشرق و مغرب کے تصورات میں ہم آہنگی پیدا کرنے کا ہے"۔

کیا یہی وہ سراب تھا۔ جس کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں نے سر دھڑ کی بازی لگا رکھی تھی۔ کیا یہی وہ خوش آئند مستقبل تھا۔ جس کے لئے انسان اور انسانیت کی وہ خونیں قربانی دی گئی۔ ابھی یہ خبر دنیا سن چکی ہے۔ کہ خوراک کی قلت کی وجہ سے آئندہ موسم سرما میں تیس لاکھ جانوں کے ضائع ہونے کا خطرہ ہے۔ لاشوں کے تعفن وغیرہ کی وجہ سے جو وبائیں پھیل رہی ہیں وہ الگ۔ کیا اب بھی تہذیب۔ تہذیب کا راگ الاپنے ٭

٭ والے یہ نہ سمجھیں گے۔ کہ امن! عالمگیر امن کے قیام کے ذرائع وہ نہیں۔ جن سے وہ دنیا کو خوشگوار بنانا چاہتے ہیں۔ کامل امن اور عالمگیر خوشحالی کے لئے خدائے واحد کے بتائے ہوئے نظام کی طرف جھکنا پڑیگا۔ جو تمام انسانی خامیوں سے پاک اور نفسانی حرص و طمع سے کلیتہً بے نیاز ہے۔ کاش۔ کہ دنیا غور کرے [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کیا مومنوں کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اپنے رب سے اور پڑوسیوں کے لئے ہمدردی سے لبریز ہو جائیں

اور وہ انہیں احمدیت یا حقیقی اسلام پر قائم کرکے دہریت اور اشتراکیت کے پرفریب جال میں گرفتار ہونے سے بچا لیں

مغربی فلسفہ کی بدولت تعلیم یافتہ طبقہ دہریت سے متاثر ہوتا چلا جا رہا ہے اور اشتراکیت کے مبلغ نفس انسانی کو خدا تعالیٰ کے راستہ سے گمراہ کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اے احمدی افراد! انہیں "ظلمات" میں سے بھٹکے ہوؤں کو نکال کر احمدیت کے "نور" کی طرف لے جانے کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو کھڑا کیا ہے۔ درج ذیل نقشہ بیعت متعلقہ ماہ اگست ۱۹۴۵ء کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہوگا کہ اگست میں اس جہت میں آپ نے کیا کام کیا ہے۔

اگست ۱۹۴۵ء میں ہندوستان میں کل ۱۰۷ نئے افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ تعداد بیعت کے لحاظ سے بالترتیب ضلع گورداسپور اول، حلقہ حیدر آباد دکن و ضلع سیالکوٹ دوم اور حلقہ سندھ سوم ہیں۔ حلقہ حیدر آباد دکن میں اس مرتبہ سابقہ مہینوں کی نسبت بہت بہتر کام ہوا ہے۔ اس میں جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی اور جناب مولوی محمد اسمٰعیل صاحب یادگیری کی محنت اور جانفشانی کا بھی دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں مزید کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ پراونشل بنگال اور ضلع گوجرانوالہ اپنے سابقہ معیار سے افسوسناک حد تک نیچے گر گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں بہت جلدی پھر ابھرنے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

ہندوستان کی جماعتوں میں سے دس فیصدی جماعتیں ہیں اس مہینہ کل ۵۷ بیعتیں ہوئیں۔ دس فی صدی جماعتوں کی بیعت کا نقشہ درج ہے۔ یہ سب جماعتیں تعداد افراد کے لحاظ سے بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ اور ان سے خاص طور پر توقع کی جاتی ہے کہ یہ اپنی تبلیغی تنظیم سے اپنے ماحول اور ارد گرد کے دیہات میں زیادہ سے زیادہ افراد کو احمدی بنائیں گی۔ ان میں سے کئی ایک جماعتوں نے بار بار توجہ دلانے پر بھی بیداری کا ثبوت نہیں دیا۔ ان میں سے بعض کے نام یہ ہیں۔ ضلع جالندھر میں کریام اور کپور تھلہ۔ کشمیر میں ناسنور۔ یاڑی پورہ، ریاست چک ایرج اور رشی نگر۔ ضلع گجرات میں گولیکی، کھاریاں اور چک سکندر۔ ضلع گورداسپور میں دھرم کوٹ بگہ۔ ضلع شیخوپورہ میں شاہدرہ۔ بنگال اڑیسہ۔ بھاگلپور۔ فیروزپور اور سردعہ ضلع ہوشیار پور۔ (انچارج جیت قریاٹیوٹ گورکی)

نقشہ بیعت اندرون ہند از یکم ظہور تا ۳۱ ظہور ۱۳۲۴ ہجری شمسی

اس میں دس فی صدی جماعتوں کی بیعت دکھائی گئی ہے۔

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
۱	قادیان	۲	۱۸	محمود آباد جہلم	×	۳۶	گھوئینکے جنجہ ضلع سیالکوٹ	×	۵۲	بھاگلپور	×
۲	لاہور	۱	۱۹	گولیکی ضلع گجرات	×	۳۷	ریالہ ضلع شیخوپورہ	۳	۵۳	کپورتھلہ	×
۳	کریام ضلع جالندھر	×	۲۰	کنانور مدراس	×	۳۸	شاہدرہ	×	۵۴	کوئٹہ	۴
۴	دہلی	[illegible]	۲۱	چارکوٹ کشمیر	×	۳۹	جہلم	[illegible]	۵۵	جانگریانگا ضلع سیالکوٹ	۱
۵	سیالکوٹ	×	۲۲	بھینی بانگر ضلع گورداسپور	×	۴۰	بمبئی	×	۵۶	ہانگٹ ضلع گوجرانوالہ	۱
۶	حیدرآباد دکن	×	۲۳	القوال	×	۴۱	کھیوا کلاں سوالہ ضلع سیالکوٹ	×	۵۷	عزیزپور ڈگری سیالکوٹ	×
۷	کلکتہ	۱	۲۴	موسٹی بنی مائنز بہار	×			×	۵۸	چونڈہ سیالکوٹ	×
۸	کیرنگ اڑیسہ	۳	۲۵	کوروڈاپلی اڑیسہ	×	۴۲	یادگیر دکن	۹	۵۹	لالہ موسیٰ گجرات	×
۹	ناسنور کشمیر	۱	۲۶	کھاریاں ضلع گجرات	×	۴۳	پھیروچیچی گورداسپور	×	۶۰	کھنہ پور کشمیر	×
۱۰	ننگل ضلع گورداسپور	۱	۲۷	دھرم کوٹ بگہ ضلع گورداسپور	×	۴۴	گجرات	×	۶۱	محمد آباد سٹیٹ سندھ	۱۳
۱۱	گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ	×			×	۴۵	کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان	×	۶۲	خانوالی میانوالکوٹ	×
۱۲	ننگل کلاں ضلع گورداسپور	۳	۲۸	پراونشل بنگال	۱				۶۳	باجوہ ضلع سیالکوٹ	×
۱۳	ادرحمہ ضلع سرگودھا	۲	۲۹	گنج مغلپورہ	۱	۴۶	کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیارپور	×	۶۳	شاہ پور امرگڑھ ضلع گوجرانوالہ	×
۱۴	تلونڈی جھنگلاں ضلع گورداسپور	×	۳۰	یاڑی پورہ کیکر	×	۴۷	کراچی	۲	۶۴	چندرکے منگولے ضلع سیالکوٹ	×
			۳۱	رشی نگر کشمیر	×	۴۸	ڈھجوال گورداسپور	×	۶۵	ملتان	×
۱۵	امرتسر	×	۳۲	دولمیال ضلع جہلم	×	۴۹	فیروزپور	×	۶۶	ناصر آباد سندھ	×
۱۶	سونگھڑہ اڑیسہ	×	۳۳	دالہ زیدکا ضلع سیالکوٹ	×	۵۰	ساماتہ محمود پور ریاست پٹیالہ	×	۶۷	نیکال اڑیسہ	×
۱۷	بستی رنداں ضلع ڈیرہ غازی خان	×	۳۴	چک سکندر ضلع گجرات	×			×	۶۸	مجوکہ سرگودھا	×
			۳۵	سردعہ ضلع ہوشیارپور	×	۵۱	غوث گڑھ پھیوارہ	×	۶۹	پشاور	۱

"فنانشل سکرٹری تحریک جدید کے نام"

آپ اخبار "الفضل" میں پڑھ رہے ہیں کہ تحریک جدید کے مجاہدین غیر ممالک میں پے در پے جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ ان کی روانگی وغیرہ کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ ادھر تحریک جدید کے وعدوں کا سال بھی آخر کو پہنچ رہا ہے۔ تحریک جدید کے مجاہدوں سے مطالبہ صرف یہ ہے کہ وہ دفتر اول کے گیارھویں سال کا وعدہ کرنے والے مجاہدین اپنا وعدہ جلد سے جلد پورا کریں۔ آخری تاریخ کا انتظار نہ کریں کیونکہ روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اور دفتر دوم کے سال اول کا وعدہ کرنے والے وہ احباب جنہوں نے ایک ایک ماہ کی آمد دینی ہے۔ وہ بھی جلد تر اپنا عہد پورا کریں۔ ترجمۃ القرآن کا وعدہ کرنے والے تو سمجھ لیں کہ اب آخری تاریخ آنے میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ جنہوں کا حساب نہیں۔ پس اب چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کے لئے فوراً روپیہ کی ضرورت ہے۔ سکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ روپیہ جمع نہ رکھیں۔ بلکہ ساتھ کے ساتھ فنانشل سکرٹری تحریک جدید کے نام بھجواتے رہیں۔ پس ہر سکرٹری کو چاہیے تحریک جدید کے چندوں کا روپیہ معہ اسم وار تفصیل کے "فنانشل سکرٹری تحریک جدید" کے پتہ سے بھجوا دیں۔ یا حضرت اقدس کے حضور براہ راست پیش کیا جا سکتا ہے۔ مگر اسم وار تفصیل کے ساتھ ہو۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

جماعت احمدیہ منٹگمری کا جلسہ

۶ و ۷ ر اکتوبر ۱۹۴۵ء بروز شنبہ و یکشنبہ منٹگمری میں جماعت احمدیہ ضلع منٹگمری کا جلسہ ہونا قرار پایا ہے۔ ضلع منٹگمری کی جماعتیں شامل ہو کر جلسہ کی رونق کا باعث ہوں۔ رہائش اور طعام کا انتظام جماعت منٹگمری کرے گی۔ موسم کے لحاظ سے شامل ہونے والے دوست بسترہ ہمراہ لے جائیں۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

احمدیہ ہوسٹل لاہور میں کمروں اور سیٹوں کی تقسیم

طلباء کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں کمروں اور سیٹوں کی تقسیم انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء کے قریب ہوگی۔ یونیورسٹی کے ساتھ جتنے کالج ملحق ہیں ان کے احمدی طلباء کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ہوسٹل میں داخل ہوں۔ جہاں خدا تعالیٰ کے فضل سے بہترین دینی اور اخلاقی تربیت کا انتظام کیا گیا ہے۔ ناظر تعلیم و تربیت

پیشوایان مذاہب کے متعلق جماعت احمدیہ کوئٹہ کا جلسہ

کوئٹہ یکم اکتوبر۔ مکرم شیخ فضل حق صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ ۲۳ ر ستمبر کو ٹاؤن ہال گارڈن میں جناب سردار کاہن سنگھ صاحب میونسپل کمشنر کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ قدرت اللہ صاحب واقف زندگی نے تلاوت قرآن مجید کی۔ عبدالواحد خان صاحب اور عطاء الرحمٰن صاحب نے خوش الحانی سے نظمیں پڑھیں۔ مسٹر دستور صاحب پارسی نے حضرت "زرتشت" کے حالات بیان کئے۔ مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ حالات۔ سوامی ملیگاؤ رنگت صاحب اور گیانی مہر سنگھ صاحب نے حضرت کرشن جی کی تعلیم " اور حضرت باوا نانک کے متعلق تقاریر کیں۔ آخر میں جناب مولوی ابوالعطاء صاحب نے نہایت مؤثر انداز میں حضرت احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کے متعلق تقریر فرمائی۔ صاحب صدر کے مختصر سے ریمارک کے بعد مکرم میاں بشیر احمد صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ نے صاحب صدر، مقررین اور سب حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ جلسہ نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ جملہ حاضرین از حد متاثر ہوئے۔

۲۶ ر ستمبر کو ۷ بجے شام مولوی ابوالعطاء صاحب نے تھیوسافیکل لاج کوئٹہ میں مذہب اور نظام نو کے موضوع پر ایک تقریر فرمائی۔ آریہ شرفاء نے بکثرت جلسہ میں شمولیت کی اور بڑی توجہ اور دلچسپی سے لیکچر کو سنا۔

※ مولوی صاحب نے ثابت کیا۔ کوئی نیا نظام آئندہ دنیا سے خوفناک لڑائیوں کو دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس میں روحانیت کا خیال نہ رکھا جائے۔ جنگ کے اسباب کا ذکر کرتے ہوئے مولوی صاحب نے ... [illegible] ... جنگ ... حکومتوں کا کمزور حکومتوں پر اقتدار ... جب تک ان کی اصلاح نہ کی جائے۔ دنیا میں امن کا قیام ...

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

"الفضل" کے جن خریداروں کا چندہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے ان کے نام کچھ لکھا ہے۔ ان کی چٹوں پر سرخی کا نشان کیا جا رہا ہے۔ ان کے نام وی پی آ رہے ہیں۔ احباب وصولی کے لئے تیار رہیں۔ عدم وصولی کی صورت میں اخبار بند ہو جائے گا۔ منیجر الفضل

وصیّتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۸۹۱۱ منکہ محمود احمد ولد چوہدری غلام قادر صاحب قوم جٹ باجوہ پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ (حال میانوالی) ضلع منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۹-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میں پنجاب جیل ڈیپارٹمنٹ میں ملازم ہوں۔ میری تنخواہ ۱۱۶/ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری جو جائیداد بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد محمود احمد باجوہ حال اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ جیل میانوالی۔ گواہ شد سید اصغر حسین شاہ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد مسعود احمد باجوہ موصی۔

نمبر ۸۹۰۶ منکہ امجد علی ولد سید فضیلت علی صاحب قوم سید پنشنر عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۰۲ء ساکن سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۵-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری موجودہ جائیداد چھبیس کنال زمین زرعی جس میں کچھ حصہ باغ ہے جس کی موجودہ قیمت قریب پندرہ ہزار روپیہ ہے۔ جو موضع ملکہ کلاں تحصیل سیالکوٹ میں بر لب سڑک جرنیلی سیالکوٹ وزیر آباد واقع ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی پنشن ۹۸/۱۱/- ہے۔ زمین میری ملکیت بلا شرکت غیری ہے۔ میں شرائط مندرجہ بالا کے مطابق جائیداد مندرجہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ اور ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ زمین کی آمد فی الحال اس وقت قریب دو صد روپیہ سالانہ ہے۔ جو میری حین حیات یا جب تک یہ زمین حصہ وصیت یا اس کی قیمت انجمن کے قبضہ میں منتقل نہ ہوگی۔ اس کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی انجمن حقدار ہوگی۔ جو میری طرف سے ادا ہوتا رہے گا۔

اس کے علاوہ میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی حقدار انجمن ہوگی۔

العبد:۔ سید امجد علی بقلم خود

گواہ شد:۔ اللہ دتہ محاسب سیالکوٹ

گواہ شد:۔ فضل دین ریڈر ہائی کورٹ لاہور

اکسیری گولیاں

ہر قسم کی اعصابی کمزوری کو دور کر کے طاقت کے ضائع ہونے کو روک دیتی ہیں۔ افسردہ جوانی کو مسرت سے بدل دیتی ہیں۔ اور بڑھاپے میں جوانی کا رنگ بھر دیتی ہیں۔ قیمت علاوہ محصولڈاک وغیرہ مکمل کورس -/-/5

حمیدیہ فارمیسی قادیان

دو مفید ٹریکٹ

شانِ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

و

عروجِ احمدیت

مکرم ابوالبشارت مولوی عبدالغفور صاحب مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۳ء کے موقع پر جو تقریر خاتم النبیین کا مفہوم دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں کی "شان محمد" کے نام سے شائع ہوئی تھی۔ وہ احباب کے تقاضہ کے پیش نظر تیسری بار شائع کی گئی ہے۔ نیز مولوی صاحب موصوف کا سابقہ مقبول عام لیکچر جو "عروج احمدیت" کے نام سے چھپا تھا۔ دوبارہ شائع کیا گیا ہے۔ احباب بحساب فی عدد ۱/ پچاس بارہ روپے اور سو ۲۳/ روپیہ میں طلب فرمائیں۔

صالح محمد مولوی فاضل معرفت بشارت منزل قادیان

درخواست دعاء

میں نہایت ادب سے سیدنا پیارے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام افراد خاندان نبوت سے اور تمام صحابہ اور صحابیات مسیح موعودؑ سے خاص طور پر اور عام احمدی احباب اور برادران سے استدعا ہے کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ جو موقع ترقی امیر کے لئے آیا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کامیاب کرے۔ مشکلات بہت ہیں اور دعاؤں کی از حد ضرورت ہے۔

خاکسار:۔ ڈاکٹر محمد زبیر

آپکو اولاد نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضہ کا تحریر فرمودہ نسخہ جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے یہ دوائی "فضل الٰہی" دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوگا۔ قیمت مکمل کورس سولہ روپے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

ضرورت رشتہ

باجازت امور عامہ

ایک معزز شریف خاندان کی لڑکی جس کی عمر ۲۰ سال۔ تعلیم اردو و عربی ہے۔ صحت نہایت اچھی۔ امور خانہ داری میں خوب ماہر ہے۔ کیلئے رشتہ کی ضرورت ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ برسر روزگار زراعت پیشہ قوم پٹھان کو ترجیح دیجائے گی۔ اور معزز شریف خاندان سے ہو۔

خط و کتابت ع معرفت منیجر الفضل کی جائے۔

اعلان عام

مکانوں اور کوٹھیوں کی نئی تعمیر کے لئے
پرانی عمارتوں میں تغیر و تبدل کے لئے
ڈیزائن نقشے اور اسٹیمیٹ بنانے کے لئے
عمدہ اور ارزاں سامان عمارتی کے لئے
اعلیٰ درجہ کے پائیدار سامان بجلی کے لئے
بجلی کے پنکھے موٹریں اور دیگر مشینوں کے لئے
موبل آئیل۔ گریس۔ راب وغیرہ خریدنے کے لئے
چھوٹے چھوٹے ہوادار مکان بنوانے کے لئے
جائیدادوں کی خرید و فروخت کے لئے

اور

سیمنٹ حاصل کرنے کے لئے

آپ ہمیشہ

قادیان کی پرانی ایجنسی

جنرل سروس کمپنی

قادیان کی خدمات حاصل کریں۔

(منیجر)

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

اعلان بحالی حصص

جملہ حصہ داران کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ بورڈ آف ڈائرکٹرز نے اپنے اجلاس مورخہ یکم اگست ۱۹۴۵ء میں فیصلہ کیا ہے کہ ایسے حصص جو بوجہ عدم ادائیگی بقایا اقساط ضبط ہو کر دوبارہ فروخت نہ ہو چکے ہوں۔ ان کو چار آنہ فی حصہ تاوان ڈال کر بحال کر دیا جائے۔ اس لئے ایسے حصہ دار جن کے حصص بوجہ ادائیگی ضبط ہو چکے ہوں۔ اور کمپنی نے ان کو دوبارہ فروخت نہ کیا ہو چار آنہ فی حصہ تاوان معہ بقایا اقساط ادا کر کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۴۵ء تک اپنے ضبط شدہ حصص بحال کرا سکتے ہوں۔

تاریخ مقررہ کے بعد کوئی رقم وصول نہ کی جائے گی۔ یہ آخری موقع ہے جو حصص بحال کرنے کے لئے حصہ داران کو دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد بحالی حصص کا موقع نہ مل سکے گا۔

المعلن **منیجنگ ڈائرکٹر**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لاہور ۲ر اکتوبر۔ میاں افتخار الدین نے گورنر پنجاب کو مندرجہ ذیل چٹھی لکھی ہے۔ "میں قصور (مسلم دیہاتی حلقہ) سے کانگرس ٹکٹ پر پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ممبر منتخب ہوا تھا۔ اب میں کانگرس سے مستعفی ہو کر مسلم لیگ میں شامل ہو گیا ہوں۔ اس لئے پارلیمنٹری روایات کے ماتحت میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی ممبری سے بھی مستعفی ہو کر روایات کو قائم رکھنا چاہتا ہوں۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ تین ہزار برطانوی سپاہی جو معمولی طور پر مسلح ہیں۔ کچھ فرانسیسی پیرا شوٹ اور بیس ہزار سویلین یورپین عورتوں اور بچوں کی جو سیگاؤں میں پناہ گزیں ہیں۔ ہزارہا مسلح انامیوں کے ہاتھوں زندگی خطرے میں ہے۔ لاکھوں باقاعدہ انامی خنجروں برچھیوں۔ لاٹھیوں چاقوؤں اور خود ساختہ بموں سے مسلح ہیں۔ دس ہزار مزید انامی آخر دم تک لڑنے کا تہیہ کئے ہوئے ہیں۔ شہر کے ارد گرد ۱۰ ہزار مسلح جاپانی موجود ہیں۔ باہر دیہات میں اسی قسم کے ۲۰ ہزار مزید سپاہی بھی موجود ہیں۔ جاپان اور اتحادیوں کے درمیان صلح کی جو شرائط طے پائی ہیں۔ ان کے ماتحت ان جاپانی فوجوں کا فرض ہے۔ کہ وہ قانون اور امن کی بحالی میں امداد دیں۔ لیکن صلح کی شرائط کی پابندی کرنے کی بجائے یہ سپاہی اتحادی فوجوں کے خلاف انامیوں کی مدد کر رہے ہیں۔

بمبئی ۲ر اکتوبر شہر کے فساد زدہ رقبوں میں جو ہندوستانی فوج مقیم ہے۔ اس کی امداد کے لئے برطانوی فوج پہنچ گئی ہے۔ کل صبح تک فساد میں ہلاک شدگان کی تعداد اکتیس اور مجروحین کی تعداد ۱۵۲ تک پہنچ گئی تھی اس وقت تک ساڑھے پانچ سو آدمی گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

نئی دہلی ۲ر اکتوبر۔ انڈین آرمی ایکٹ میں ایک آرڈیننس کے ذریعہ حکومت ہند نے اس امر کی ترمیم کر دی ہے۔ کہ کسی بھی فوجی کی تنخواہ جو جنگی قیدی رہا ہے۔ تحقیقات مکمل ہونے تک روکی جا سکے گی۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ امریکہ کے مشہور انجینئر مسٹر بیٹ نے جو ہندوستان جا رہے ہیں۔ ایک انٹرویو میں بتایا۔ کہ اگلے چند سال میں ہندوستان صنعتی لحاظ سے اس قدر ترقی کر جائیگا۔ کہ اس کا شمار دنیا کی صف اول کے صنعتی ممالک میں ہونے لگے گا۔ مسٹر بیٹ ہندوستان میں انجینئروں کو تربیت دینے کے لئے آ رہے ہیں۔

طہران ۲ر اکتوبر۔ ایران پارلیمنٹ نے کل موجودہ گورنمنٹ پر اظہار اعتماد کا ریزولیوشن پاس کر دیا۔ گورنمنٹ کی طرف سے اس امر کا اعتراف کیا گیا۔ کہ شمال مغربی ایران کے کئی حصوں میں کافی خون خرابہ ہوا ہے۔

قاہرہ ۲ر اکتوبر۔ پورٹ سعید کے شمال مشرق میں ۶۰ میل کے فاصلہ پر ایک برطانوی جہاز میں آگ لگ گئی۔ کل ۷۰ اشخاص جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہیں۔ گم ہیں۔

سنگاپور ۲ر اکتوبر۔ ایسٹ انڈیز کے برطانوی سمندری بیڑے کے چھ اور جہاز سیگاؤں پہنچ گئے ہیں۔ یہاں حالت ابھی تک خراب ہے۔ جب یہ جہاز ساحل کے نزدیک پہنچے۔ تو لوگ اکٹھے ہو کر انہیں دیکھنے آئے۔ اور بڑی خوشی سے ان کا خیر مقدم کیا۔ فرانسیسی بیڑے کے دو بحری جہاز بھی ۵ سو سپاہیوں کو لیکر پہنچ گئے ہیں۔

سنگاپور ۲ر اکتوبر۔ شمالی ہند چینی کے کمانڈر جنرل ناکوٹ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جب تک جاپانیوں کو مکمل طور پر نہتہ نہیں کر لیا جاتا۔ اس وقت تک سارے اختیارات میرے ہاتھ میں رہیں گے۔

چنکنگ ۲ر اکتوبر۔ ہانگ کانگ کی برطانوی فوجوں کے کمانڈر نے ایک کمیٹی قائم کی ہے۔ جو ان لوگوں کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ جن پر یہ شبہ ہے۔ کہ وہ جاپانیوں کے بل بوتے پر شرارتیں کرتے رہے ہیں۔

سنگاپور ۲ر اکتوبر۔ برطانوی کمانڈر جنرل کرسٹیسن نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ سیاسی پالیسیاں طے کرنا میرا کام نہیں ہے۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ میں ڈچ گورنمنٹ اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی پیدا کرنے کی کوشش میں کامیاب ہو جاؤں گا۔ مجھے یقین ہے۔ کہ ڈچ گورنمنٹ کوئی ایسا اقدام ضرور کرے گی۔ جس سے حالات سدھر سکیں گے۔

لاہور ۲ر اکتوبر۔ آج مولانا ابوالکلام آزاد بذریعہ ہوائی جہاز دہلی سے یہاں پہنچ گئے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ آج لنڈن میں پھر وزرائے خارجہ کی کانفرنس کا اجلاس ہو رہا ہے۔ آج کا اجلاس آخری ہے۔ اس کے بعد سب وزراء واپس اپنے ملکوں کو چلے جائیں گے۔ ان کی میٹنگ تین ہفتے جاری رہی۔

کراچی ۲ر اکتوبر۔ سندھ گورنمنٹ نے کنگنی چاول کی تھوک فروخت کے بھاؤ میں کمی کر دی ہے۔ چاول ۹ روپیہ من کی بجائے ۸/۱۲/- اور دھان ساڑھے پانچ روپیہ کی بجائے ۵/۳/- روپے ہو گیا ہے۔

دمشق ۲ر اکتوبر۔ مسلمان مذہبی رہنماؤں کی ایک میٹنگ میں فلسطین کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔ اور ایک مراسلہ تیار کیا گیا۔ جس میں اتحادیوں کو انتباہ کیا گیا۔ کہ فلسطین کو دو حصوں میں تقسیم کرنے سے ایک مقدس جنگ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ ممکن ہے۔ کہ جنرل فرانکو آئندہ پیر کے روز اسپین کا مختار کل بننے کی ۹ ویں سالگرہ کے موقعہ پر ریٹائر ہو جائے۔ اگر جنرل فرانکو ریٹائر ہو گیا۔ تو وہ فوج کے کیپٹن جنرل کا عہدہ سنبھال لے گا اس عہدہ کے ذریعہ وہ سپین کے تمام معاملات پر غالب رہے گا۔

واشنگٹن ۲ر اکتوبر۔ جنرل آئسن ہوور نے جرمنی کے امریکن رقبہ کے متعلق ایک ملٹری رپورٹ میں لکھا ہے۔ کہ اس رقبہ میں اب تک ۸۰ ہزار جرمنوں کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ۷۰ ہزار گرفتار شدہ نازیوں کو ان کے عہدوں سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ صدر ٹرومین نے جنرل آئسن ہوور کو لکھا ہے۔ کہ میں یہودیوں کے لئے فلسطین کے دروازے کھلوانے کے لئے براہ راست برطانوی گورنمنٹ سے نامہ و پیام کر رہا ہوں۔

نئی دہلی ۲ر اکتوبر۔ اکتوبر کے وسط میں ہندوستان میں پرانا سٹینڈرڈ ٹائم بحال کر دیا جائیگا۔ یہ سوال کئی دن سے حکومت کے زیر غور ہے۔ اگلے چند دن میں اس بارے میں سرکاری فیصلہ کا اعلان ہو جانے کی توقع ہے۔

شملہ ۲ر اکتوبر۔ شملہ کے ارد گرد موٹروں کی نئی سڑک تعمیر کی گئی ہے۔ یہ سڑک ۸ میل لمبی ہے۔ اور اس پر آٹھ لاکھ روپیہ صرف ہوا ہے۔ لاگت کا پچاس فی صدی حکومت نے ادا کیا ہے اور باقی حکومت پنجاب نے۔

چندہ سالانہ اجتماع ـــــ اور احساس ذمہ واری

ایک روپیہ فی کس کے حساب سے جلد ادا کیا جائے

امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ۱۹ر اکتوبر تا ۲۱ر اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے اخراجات کے لئے مجلس مرکزیہ نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ ہر رکن سے ایک روپیہ چندہ لیا جائے۔ اور یہ چندہ ۱۵ر ستمبر تک جمع ہو جانا چاہیئے تھا۔ تا مرکز عمدگی سے سالانہ سارے انتظامات سر انجام دے سکے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ابھی تک صرف چند مجالس کی طرف سے چندہ وصول ہوا ہے۔ اور بہت ساری مجالس ابھی خاموش ہیں۔ تمام قائدین کرام کو چاہیئے۔ کہ جلد از جلد اپنی اپنی مجلس کے ہر رکن سے ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ اور اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کریں۔ کہ ہم کو اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرنے چاہئیں۔

(مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

نئی دہلی ۲ر اکتوبر۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ جنگ کے خاتمہ کی وجہ سے یکم اکتوبر سے عوام کی ضروریات کے لئے حکومت نے مقابلۃً زیادہ مٹی کا تیل دینا منظور کیا ہے۔

قاہرہ ۲ر اکتوبر۔ یروشلم کا بشپ ویونڈ اربا توفینو بالائی مصر میں قتل کر دیا گیا۔

لاہور ۲ر اکتوبر۔ سونا ۷۱/۱۲/- روپے چاندی ۱۳۲/- پونڈ ۵۱/- روپے

امرتسر ۲ر اکتوبر۔ سونا ۷۱/۸/- روپے۔ چاندی ۱۳۲/- روپے پونڈ ۵۱/-

لاہور ۲ر اکتوبر۔ لاہور ہائیکورٹ رخصتوں کے بعد کل کھل گیا ہے۔ چیف جسٹس کے فرائض مسٹر جسٹس عبدالرشید سر انجام دیں گے کل لاہور ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کی ایگزیکٹو کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ انڈین آرمی کے خلاف مقدمات میں پیروی کرنے یا مشورہ دینے والے وکلاء کا پینل بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ جس کے ممبران چودھری محمد اسد اللہ خان۔ لالہ مکند لعل پوری خان صاحب محمد امین وغیرہ ہوں گے۔

لنڈن ۲ر اکتوبر۔ ایوننگ سٹینڈرڈ کے نامہ نگار مقیم نیو یارک کا بیان ہے۔ کہ دیا سلائی کی ڈبیا جتنے سائز کا ریڈیو سیٹ مارکیٹ میں آ گیا ہے۔